سورۃ آلِ عمران کی آیت 164۔ کا ایک درست اردو ترجمہ اور تفسیر

Surah Al-e-Imran Chapter 3: Verse 164

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿164﴾

جماعت احمدیہ

یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندر **انہی میں سے ایک** رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

ابوالاعلیٰ مودودی [3:164]

در حقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ **اُن کے درمیان خود انہی میں سے** ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے، اُن کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔

محمد حسین نجفی [3:164]

اللہ نے ہمیشہ اہل ایمان پر یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا۔ جو ان کے سامنے آیات الٰہی کی تلاوت کرتا ہے۔ ان کو پاکیزہ کرتا ہے (ان کی اصلاح کرتا ہے) اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

1۔ اللہ تعالے نے جِن لوگوں پر یہ احسان کیا ہے۔ وُہ لوگ۔ اُس رسول کے مبعوث ہونے سے پہلے ہی مؤمن تھے۔ محمد ﷺ کے مبعوث ہونے کے وقت، مکّہ کے لوگ تو مؤمن نہیں تھے۔.... چنانچہ۔ یہ آیت محمد ﷺ کی بعثت کے متعلق نہیں ہو سکتی۔

2۔ اِس آیت میں جِس رسول کے مبعوث ہونے کا ذِکر ہے۔ **وُہ رسول**۔ اُن مؤمنوں پر۔ اللہ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ اُنکو کتاب اور حکمت کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ لیکن۔ **کتاب کی تعلیم دینے کیلیۓ**۔ اُس کتاب کا وجود (موجود ہونا) ضروری ہے۔ لیکن۔ محمد ﷺ کی زندگی کے دوران قرآنِ مجید۔ کتاب کی صورت میں موجود نہیں تھا۔ اور محمد ﷺ ایک اُمیّ نبی تھے۔ چنانچہ۔ یہ آیت محمد ﷺ کے متعلق نہیں ہو سکتی۔

3۔ اِس آیت میں ایک لازمی شرط.. رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ ..ہے۔ چونکہ مؤمنین۔ دُنیا کی کئی قوموں میں موجود ہیں۔ چنانچہ۔ ہر قوم کے مؤمنین میں علیحدہ علیحدہ رسول۔ (رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ)۔ مبعوث ہونے چاہئیں۔ کیونکہ۔ کوئی بھی۔ **ایک رسولؑ** چار پانچ مختلف قوموں کیلیۓ۔ (مِّنْ أَنفُسِهِمْ)۔ نہیں ہو سکتے۔... محمد ﷺ اللہ کے رسول تھے۔ لیکن۔ **سب مؤمنوں کیلیۓ** .. رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ .. نہیں تھے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ {164}

(1)۔میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنو!۔ اِس آیت میں اللہ تعالے نے مؤمنوں پر احسان کرنے ۔اور مؤمنوں کے درمیان۔ ایسے رسول مبعوث کرنے کی بات کی ہے۔جو مومنوں کی جِس جماعت (قوم) میں مبعوث کئے جائیں۔توؤہ رسول خود بھی۔اُسی جماعت (قوم) میں سے ہوں۔چنانچہ۔.. **الْمُؤْمِنِينَ** ..یعنی۔ہر **ایک جماعت (قوم، گروہ) جو مؤمنین ہیں یعنی ماننے والے ہیں**۔اُن سب میں۔کم از کم ایک رسول مبعوث ہو چکا ہے۔

(2)۔..بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ.. صرف تب ممکن ہے۔اگر۔ہر قوم، ہر ملک اور ہر زمانے کے مؤمنوں میں۔پے در پے رسول مبعوث ہوتے رہیں۔چنانچہ۔اِس آیت میں ان گنت رسولوں کے مبعوث ہونے کا ذکر ہے ۔اگرچہ۔اَن گنت رسول۔ایک ایک کر کے مبعوث ہونے ہیں۔

اگر اللہ تعالے کی اِس آیت کا حقیقی مفہوم۔اَن گِنت یا کئی رسولوں کی بعثت تھا !۔

توپھر اللہ تعالے نے اِس آیت میں۔رسولوں کیلئے صیغہ واحد (رَسُولًا)۔کیوں فرمایا ہے؟

یقیناً۔یہ آیت مؤمنین کی مختلف جماعتوں میں۔مختلف زمانوں میں۔ اَن گنت مختلف رسولوں کو۔ایک ایک کر کے مبعوث کرنے کے متعلق ہے۔ اِس آیت میں۔جِس طرح سے۔رسول مبعوث کرنے کی بات ہو رہی ہے۔اُن حالات کی مناسبت سے۔رسول کیلئے صیغہ واحد ہی استعمال ہونا چاہیئے تھا۔ قرآنِ مجید میں۔اور بھی کئی آیات میں۔رسولوں کیلئے۔صیغہ واحد ہی استعمال کیا گیا ہے۔حالانکہ۔وہاں پر رسول کا مفہوم۔ہر رسول یا کئی رسول ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں دیکھیں!۔رسول کیلئے صیغہ واحد۔استعمال ہوا ہے۔حالانکہ یہاں مطلب رسولوں کی کثیر تعداد ہے۔یاسب رسول مراد ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ ... رَسُولٌ ... بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ۔ (البقرہ ۔ آیت 87)

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ ... وَالرَّسُولَ ... ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿آلِ عمران ۔ 32﴾

مَّا عَلَى ... الرَّسُولِ ... إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿المائدہ۔99﴾

آیت (2:87)۔میں ایک فریق کی تکذیب اور ایک فریق کے قتل کا ذِکر ہے ۔مگر رسولوں کے پہنچنے کے متعلق صیغہ واحد... رَسُولٌ... فرمایا ہے۔ ایسے ہی...بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ...میں..رَسُولًا..صیغہ واحد ہے۔کیونکہ اُن گنت رسول۔ایک ایک کر کے مبعوث ہوئے ہیں۔

مزید چار مثالیں دیکھیں۔قرآنِ مجید میں۔انسانوں کیلئے صیغہ واحد بیان فرمایا ہے ۔حالانکہ۔اُسکا مطلب انسانوں کی کثیر تعداد یا۔ہر انسان ہے۔

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۔إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۔ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا ۔ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ -

چنانچہ۔اللہ تعالے نے اپنی عالیشان حکمت کے ساتھ۔اِس آیت (3:164)۔میں اَن گنت رسولوں کے مبعوث ہونے کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔اگرچہ۔اُن میں ہر ایک رسول۔اپنی اپنی متعلقہ قوم (جماعت) میں۔اپنے اپنے وقت یا زمانے میں۔ایک ایک کر کے۔مبعوث ہوتا ہے۔تاکہ۔محشر میں کوئی انسان۔اللہ تعالے کو یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمارے پاس تو کوئی۔بشیر یا نذیر نہیں آئے تھے۔چنانچہ۔ہر زمانے میں ہر قوم میں رسول مبعوث ہوتے رہتے ہیں۔

یقیناً۔یہ آیت (3:164)۔...لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ... **محمد** ﷺ کی بعثت کے بعد۔مؤمنین کی مختلف جماعتوں میں۔ہر قوم اور ہر زمانے میں۔ایک ایک کر کے۔**ہزارہا** ۔مزید رسولوں کے مبعوث ہونے کی بشارت ہے۔

اللہ تعالے۔ہماری قوم کو۔اپنے پاک کلام کو صحیح طرح سے سمجھنے اور اِس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

والسلام.......آپکا قومی بھائی........ **محمد اسلم چوہدری** (صبغت اللہ)۔

آج.......مؤرخہ 13.....اپریل......سن عیسوی.....2018 ہے۔